

## مال و دولت کے تعلق سے چند احکام

۱: مال و دولت فتنہ ہے

(۱) مال کا فتنہ:

حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِي مَالِ الرَّجُلِ فِتْنَةً وَفِي زَوْجَتِهِ فِتْنَةٌ وَوَلَدِهِ

بے شک ایک آدمی کے مال و دولت کے اندر فتنہ ہے (آزمائش) ہے، اسی طرح سے اس کے بیوی اور بچے کے اندر بھی فتنہ ہے۔  
(معجم الکبیر لطبرانی) (صحیح) صحیح الجامع: 2137۔

کعب بن عیاضؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِي الْمَالُ

کہ ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی چیز فتنہ ہوتی اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔  
(ترمذی، حاکم) (صحیح) صحیح الجامع: 2148۔

(ب)۔ مال کی کمی حساب کو کم کرنے والی ہے:

محمد بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ

وَ يَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَ قِلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ

ابن آدم دو چیز کو ناپسند کرتا ہے (ان میں سے پہلی چیز) موت ہے، اور موت مومن کے لئے فتنے سے اچھی چیز ہے، اور دوسری چیز قلت مال کو ناپسند کرتا ہے جبکہ یہ (قیامت) حساب کو بہت زیادہ کم کرنے والی ہے۔

مسند احمد، سعید بن منصور (صحیح) صحیح الجامع: 139

۲: قناعت کی فضیلت

ابن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كِفَافًا وَقَنِعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ

وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا اور ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں دیں اس پر قناعت کیا۔  
صحیح مسلم 2293، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد (صحیح) صحیح الجامع 4388۔

۳: دل کی مال داری کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرُضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

مال داری بہت زیادہ دولت کا ہونا نہیں ہے بلکہ اصل مال داری دل کی مال داری ہے۔

صحیح بخاری: 8453، صحیح مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد۔ (صحیح) صحیح الجامع: 5377۔  
ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

الْغِنَى فِي الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فِي الْقَلْبِ  
مَنْ كَانَ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ لَا يَضُرُّهُ مَا لَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا  
وَمَنْ كَانَ الْفَقْرُ فِي قَلْبِهِ فَلَا يُغْنِيهِ مَا أَكْثَرَ مِنَ الدُّنْيَا  
وَأَنْتُمْ يَضُرُّ نَفْسَهُ شَحْهَهَا

مالداری دل کی مالداری ہے اور فقیری دل کی فقیری ہے، جس کے دل میں مالداری ہو اسے دنیا کی کوئی بھی پریشانی تکلیف نہیں پہنچا سکتی، اور جس کے دل میں فقیری ہو اسے دنیا کی چیزیں خواہ کتنی ہی کیوں نہ حاصل ہو جائے اسے بے نیاز نہیں کر سکتی، بلکہ اس کے نفس کو اس کی تجللی ہی نقصان پہنچائے گی۔

#### ۴: حرص کی مذمت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا بَتَغْيِ ثَالِثًا  
وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

اگر ابن آدم کے پاس مال و زر کی دو وادیا ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا، اور ابن آدم کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی سوائے مٹی کے، اور اللہ اس شخص کے توبے کو قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

(بخاری: 8:447، صحیح مسلم: 2282، ترمذی، مسند احمد۔ ابن عباسؓ: صحیح بخاری۔ ابو ہریرہؓ: ابن ماجہ۔ ابو داؤد: مسند احمد۔ بریدہؓ: التاریخ للبخاری، بزار، (صحیح) صحیح الجامع: 5288)

کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَا ذُنُوبَانِ جَاءَتَا أَرْسَلَ فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدِ لَهَا  
مِنْ حَرَصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ

دو بھوکے بھیڑیے جو چھوڑ دیئے گئے ہوں بکریوں کے ریور میں یہ نقصان کم پہنچائے گا نسبت اس آدمی کے جو حرص ہو مالداری اور عزت و شہرت پر اپنے دین کی

وجہ سے۔

ترمذی: 180، مسند احمد، (صحیح) صحیح الجامع: 5620۔

#### ۵: بھیک مانگنے کی مذمت۔

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ لَحْمٍ

جو آدمی لوگوں سے برابر سوال (مانگتا) کرتا رہتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر ایک بھی گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔

ترمذی: 180، مسند احمد، (صحیح) صحیح الجامع: 5620۔

ابو کبشہ انمارؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَ فَقْرٍ

کہ کوئی بھی بندہ سوال کے دروازے کو نہیں کھولتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے فقری کے دروازے کو کھول دیتا ہے۔ (یعنی وہ لوگوں سے ہمیشہ مانگنے ہی لگتا ہے)۔  
ترمذی، مسند احمد، (صحیح) صحیح الجامع: 3024۔

## ۶: دولت کے پیچھے بھاگنے کی بُرائی۔

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمیں عطیہ دیتے، تو میں اللہ کے رسول ﷺ سے کہتا کہ آپ یہ اسے دے دیجئے جو اس کی حاجت مجھ سے زیادہ رکھتا ہو، تو اللہ کے نبی ﷺ نے کہا تم اسے لے لو، اور کہا کہ اگر تمہارے پاس اس مال سے کچھ بھی آئے اور تمہارے دل میں اس کی لالچ نہ ہو اور نہ ہی تو سوال کرنے والا ہو تو لے لو، اور اگر تم نہیں لیتے ہو تو اس کے پیچھے اپنے ذہن کو مت لگاؤ۔  
صحیح بخاری: 2:552۔ (صحیح) صحیح الجامع: 473۔

## ۷: سخاوت و فیاضی کی فضیلت۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا أَوْ يَغْرِسُ غَرْسًا  
فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

کوئی بھی مسلم کوئی بیج نہیں بوتا ہے، یا کوئی بھی درخت نہیں لگاتا ہے مگر اس سے جو بھی پرندہ یا انسان، یا جانور جو بھی کھاتا ہے تو اس کے لئے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔  
صحیح بخاری: 3:513۔ صحیح مسلم، مسند احمد، ترمذی، (صحیح) صحیح الجامع: 5757۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ

کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور سخاوت و فیاضی کو پسند کرتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن ابی عیسیٰ فی الحلیۃ لابن نعیم، (صحیح) صحیح الجامع: 1744۔

## ۸: اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ

کہ صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

صحیح مسلم: 6264۔ سنن ترمذی، مسند احمد، (صحیح) صحیح الجامع: 5809۔

ابو جاحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ:

مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيُرْ عَلَيْهِ

جس کے پاس دولت ہو تو اس کے اوپر دولت کے اثرات دیکھنی چاہئے۔

معجم الکبیر لطبرانی۔ (صحیح) صحیح الجامع: 6494۔

## قلت کے باوجود خرچ کرنے کی فضیلت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ

قَالُوا أَوْ كَيْفَ؟

قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دَرَاهِمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا

وَ انْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى غُرْضِ مَالِهِ

فَأَخَذَ مِنْهَا مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ ایک درہم ایک ہزار درہم پر سبقت لے گیا (آگے بڑھ گیا)، تو صحابہ کرام نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس صرف درہم تھا، تو اس نے اس میں سے ایک (اللہ کے راستے میں) صدقہ کر دیا، تو دوسرا آدمی اس کو بڑھانے لگا، تو وہ ایک درہم سے ایک ہزار درہم حاصل کر لیتا ہے، اور پھر اس کو صدقہ کر دیتا ہے۔  
نسائی، اس کے علاوہ ابو ذر نے بھی اس کو روایت کیا ہے، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ، (حسن) صحیح الجامع: 3606۔

۹: مالی حقوق ادا کرنے کی فضیلت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ:

مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ مِنْ أَخِيهِ

مِنْ عِرْضِهِ أَوْ مَالِهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ

قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ حِينَ لَا يَكُونُ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ

وَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَجَعَلَتْ عَلَيْهِ.

جس کسی نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ غلط سلوک کیا ہوگا، خواہ اس کی عزت سے یا اس کے مال سے، تو اسے چاہئے کہ اسے معاف کرالے (موت سے پہلے) اس سے پہلے کہ اس سے لیا جائے جس وقت اس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم، اگر اس کے پاس عمل صالح ہوگا تو اس کے ظلم کے بقدر (نیکی) لے لی جائے گی (اور جس کے ساتھ اس نے غلط سلوک کیا ہوگا اس کا گناہ اس کو دے دیا جائیگا) اور اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو تو مظلوم کے گناہ کو اس کے سر ڈال دیا جائے گا۔  
صحیح بخاری: 8:541، مسند احمد، (صحیح) صحیح الجامع: 6511۔ الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

۱۰: بخیلی کی مذمت

ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

صَلَاحُ أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالْيَقِينِ

وَيَهْلِكُ آخِرُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ

اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح زہد اور یقین کے ذریعہ ہوتی تھی، اور اس امت کے آخری لوگوں کی ہلاکت بخل اور امیدوں کے ذریعہ ہوگی۔

مسند احمد فی الزہد، معجم الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، (حسن) صحیح الجامع للالبانی: 3845۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ:

وَ أَيْ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ

بخل سے بدتر کوئی بیماری نہیں ہے۔

صحیح بخاری: 5:666، صحیح مسلم، مسند احمد، اس کے علاوہ ابو ہریرہ سے حاکم کے اندر بھی روایت ہے، (صحیح) صحیح الجامع: 7104۔

## ۱۱: مال کو ضائع و برباد کرنے کی مذمت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔

(۱) بے کاری باتیں کرنے کرنا۔ (ایسی باتیں جس کا کوئی فائدہ اور مطلب نہ ہو)

(۲) مال کو ضائع کرنے کرنا۔ (فضول خرچی کے ذریعے سے پیسے کو غلط چیزوں میں خرچ کرنا)

(۳) بہت زیادہ سوال کرنا۔